اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۞ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

یوم چہارشنبہ

جلد ۲۸ | ۱۴ ماہ ظہور ۱۳۱۹ ہش | ۹ رجب ۱۳۵۹ ھ | ۱۴ اگست ۱۹۴۰ء | نمبر ۱۸۳

اسلامی آئین پر چلنے والی جماعت کی تلاش

معاصر "انقلاب" (۱۱ اگست) میں گوجرانوالہ کے "ایک بزرگ" کا مکتوب شائع ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے:-

"فقیر ایک ضعیف العمر مسلمان ہے۔ عالم ہے نہ شیخ۔ لیڈر ہے نہ مدیر۔ البتہ علماء کرام، مشائخ عظام۔ مدیران و رہبران ذوی الاحترام سے استفاضہ میں عمر کا بیشتر حصہ صرف ہوا ہے۔ ہوش سنبھالنے سے اب تک سب سے بالاتفاق یہی سنتا چلا آرہا ہے۔ کہ آج سے تیرہ سو سال قبل حضرت سید المرسلین۔ خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم۔ اللہ تبارک وتعالےٰ کی طرف سے ایک آئین ونظام دنیا میں لائے تھے۔ جو تمام مخلوقِ ارضی کے لئے موجب رحمت وبرکت ہے۔ چونکہ اللہ تبارک وتعالےٰ انسانی ضروریات بشری کمزوریوں ہر زمانہ کے حالات اور ہر قوم کی مشکلات سے پورے طور پر آگاہ ہے۔ اس لئے وہ نظام سہولت عمل۔ حصول مقصد ہمہ گیری اور بے خطا ہونے میں بے مثل ہے یہ آئین بارگاہ الٰہی سے راندے ہوئے انسانوں کو پھر اپنے مالک حقیقی اور شہنشاہ مطلق سے ملا دیتا ہے۔ صدیوں کے دشمنوں کو بھائی بھائی جاہلوں کو عالم۔ گنواروں کو مہذب۔ غریبوں کو امیر۔ محکوموں کو حاکم۔ بے وقوفوں کو دانا رذیلوں کو شریف۔ ناتوانوں کو طاقت ور بزدلوں کو بہادر۔ اور بدخواہوں کو خیرخواہ بنا دیتا ہے۔ فطرت صحیحہ، عقل سلیم۔ اور واقعات عالم کے بالکل مطابق ہے۔ دنیا وعقبیٰ کی شخصی واجتماعی سب تکالیف ومصائب کا حکمی علاج اور دارین کے آرام وآسائش کا حقیقی ذریعہ ہے۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسی قوم کو جو فی الحقیقۃ اپنے زمانہ میں دنیا کی بدترین۔ اور ذلیل ترین قوم تھی۔ اس آئین پر چلا کر صرف تیئیس ۲۳ سال کی مدت میں افضل الامم اور بہترین قوم بنا کر اسے انتہائی بلندیوں پر پہونچا دیا۔ اور اس نظام کی برکت سے قلیل مدت میں مذکورہ بالا تبدیلیوں کا ایسا بدیہی اور روشن نمونہ دنیا میں چھوڑا۔ جس کی بداہت آفتاب نیم روز سے بھی زیادہ روشن ہے۔ اور رہتی دنیا تک نوع انسانی کے لئے ہدایت وراہنمائی کا کام دیتی رہے گی۔

اگر یہ صحیح ہے۔ تو بحیثیت ایک مسلم کے فقیر کا اعتقاد ہے۔ کہ نہ صرف حالات موجودہ میں ہی بلکہ دائماً مسلمانوں کی اصلاح کا کفیل صرف وہی آئین ہو سکتا ہے۔ **فقیر کو اس آئین اور اس پر چلنے والی جماعت کی سخت ضرورت ہے۔ تاکہ اپنے کو اس سے وابستہ کرکے اپنے نقائص اور کمزوریوں کی اصلاح۔ دنیوی واخروی مصائب سے نجات اور دارین کا آرام وآسائش حاصل کرسکے۔** کیا علمائے کرام، مشائخ عظام لیڈران ذوی الاحترام اور مدیران جرائد اسلامیہ میں سے کوئی صاحب فقیر کو صوبۂ پنجاب یا ملک ہند میں کہیں ان کے وجود اور پتہ سے آگاہ فرما کر ممنون فرمائیں گے اجتماعی اسلامی اداروں کے ذمہ دار ارکان اور علماء و حاملین کتاب وسنت کے مقتدر اعیان سے فقیر خاص توجہ وارشاد کا متوقع ہے"۔

ان سطور میں جس خواہش کا اظہار کیا گیا ہے۔ وہ بہت ہی مبارک۔ اور فطرت کی صحیح آواز ہے۔ اور چونکہ اس قسم کی آواز اور بھی بہت سے قلوب میں پیدا ہوتی رہتی ہے۔ گو وہ اس قدر بلند نہیں ہوتی۔ کہ دوسرے بھی سن سکیں۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس بارے میں مختصراً کچھ عرض کیا جائے۔ اور تفصیلات کے متعلق گزارش کی جائے۔ کہ احمدیہ لٹریچر۔ اور خصوصاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا بغور مطالعہ کیا جائے۔ اور احمدی اصحاب سے تبادلۂ خیالات جاری رکھا جائے۔

اس میں تو کوئی شک نہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ جس آئین کا نفاذ دنیا میں کیا وہی آئین مسلمانوں کی دینی اور دنیوی کامیابی کا ذریعہ ہے۔ اور قیامت تک اس آئین میں کوئی ردّ و بدل نہیں ہو سکتا۔ لیکن جب اس آئین کو نظر انداز کر دیا جائے۔ اور اس پر عمل کرنے والی کوئی جماعت نہ رہے۔ تو ضروری ہے۔ کہ اس الٰہی آئین کو رائج کرنے کے لئے خدا تعالےٰ اپنے ایک مزکّی کو مبعوث کرے۔ تاکہ وہ خدا تعالےٰ کی خاص تائید اور نصرت سے ایک ایسی جماعت پیدا کرے۔ جو اسلامی آئین پر چلے۔ اور اسلامی آئین دنیا میں رائج کرنے کے لئے جدوجہد کرے۔

تحریک جدید سال ششم کے وعدے جو احباب ۱۵ اگست ۱۹۴۰ء تک پورے کرلیں گے۔ اُن کے نام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور دعا کے لئے پیش کرکے شائع کئے جائیں گے۔ پس ہر وعدہ کرنے والا کوشش کرے۔ کہ اس کا وعدہ سو فی صدی پورا ہو جائے۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

اس وقت عام مسلمانوں کی جو حالت ہے اسے دیکھ کر ہر دردمند انسان کی آنکھیں آنسو بہائے بغیر نہیں رہ سکتیں۔ اگر مسلمان اس آئین اور نظام کو کلیۃً ترک نہ کر چکے ہوتے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالے کی طرف سے دنیا میں لائے۔ اور جو تمام مخلوق ارضی کے لئے موجب رحمت و برکت ہے۔ تو آج ان صاحب کو جن کا ذکر ابتداءِ مضمون میں کیا گیا ہے۔ اخبارات میں یہ اعلان کرنے کی ضرورت نہ پیش آتی۔ کہ "فقیر کو اس آئین اور اس پر چلنے والی جماعت کی سخت ضرورت ہے۔ تاکہ اپنے آپ کو اس سے وابستہ کرکے اپنے نقائص اور کمزوریوں کی اصلاح۔ دنیوی و اخروی مصائب سے نجات اور دارین کا آرام و آسائش حاصل کرسکے"۔ یہ اعلان بذات خود اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ مسلمان کہلانے والوں کو اسلامی آئین سے کوئی تعلق اور واسطہ نہیں رہا۔ ورنہ ایسی جماعت کی تلاش کی ضرورت ہی کیا تھی۔ اس کے معدوم ہو جانے کی وجہ سے ہی تلاش کی ضرورت پیش آئی ہے

پھر علماء اور عام مسلمان کھلم کھلا آئے دن اس بات کا اعتراف کرتے رہتے ہیں۔ کہ موجودہ زمانہ کے مسلمان تعلیم اسلام سے علیحدہ ہو کر سخت گمراہی میں مبتلا ہو چکے ہیں مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے اخبار "اہلحدیث" (۹ اگست ۱۹۴۰ء) میں ہی لکھا ہے۔ "میں اپنے ناظرین کو وہ حدیث سنا دینا چاہتا ہوں۔ جس میں ارشاد ہے کہ امت کی بے پرواہی اور گمراہی کے زمانہ میں جو شخص سنت پر عمل کرے گا۔ اس کو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ میں علی وجہ البصیرت کہتا ہوں۔ کہ یہ زمانہ اسی قسم کا ہے۔ جس کی بابت اس حدیث میں اشارہ ہے"۔ اس سے بھی موجودہ زمانہ کی مذہبی حالت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

مسلمانوں کی یہ حالت اس بات کی مقتضی تھی۔ کہ اللہ تعالے ان کی اصلاح کا سامان کرے: کیونکہ رحیم و کریم خدا کی شان سے یہ بعید تھا۔ کہ وہ امت محمدیہ کو گمراہی کے گڑھے میں پڑا رہنے دے۔ اور اس کی حفاظت کا کوئی انتظام نہ کرے۔ چنانچہ اس نے عین تیرھویں صدی کے آخر اور چودھویں صدی کے ابتداء میں اپنے اس وعدہ کے مطابق جو اس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر ان الفاظ میں جاری فرمایا تھا۔ کہ ان اللّٰہ یبعث لھٰذہ الامۃ علیٰ رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مامور و مرسل بنا کر مبعوث فرمایا۔ آپ کے ہاتھ پر خدا تعالے نے لاکھوں معجزات و نشانات ظاہر کئے۔ اور آپ کے انفاس قدسیہ میں اس نے ایسی برکت دی کہ اس وقت تک لاکھوں انسان آپ کے جھنڈے تلے دین کو دنیا پر مقدم کرنے اور اسلامی آئین پر چلنے کا عہد کرکے جمع ہو چکے ہیں اور دنیا کے مختلف ممالک میں تبلیغی مشن قائم ہیں۔

غرض آج دنیا میں آپ ہی کی قائم کردہ جماعت جماعت کہلانے کی مستحق ہے۔ جو ایک واجب الاطاعت امام کے ماتحت ہے۔ اور جو اسلامی آئین پر عمل کرتی۔ اور اس آئین کی اشاعت کے لئے ہر قسم کی جانی اور مالی قربانیاں کر رہی ہے۔ پس جو لوگ صحیح اسلامی آئین پر چلنے والی جماعت کی تلاش میں ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ ایک طرف تو احمدیت کا مطالعہ کریں اور دوسری طرف خدا تعالے کے حضور دعائیں۔ کہ حق کی شناخت کی توفیق عطا کرے۔ اور اطمینان قلب بخشے۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۲ ظہور ۱۳۱۹ہش۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب آج مالیر کوٹلہ تشریف لے گئے ہیں۔

جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ معہ مولوی محمد یار صاحب عارف مجوزہ دورہ کو پورا کرنے کے بعد واپس تشریف لے آئے ہیں۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ و خارجہ بوجہ علالت اپنے دورہ سے واپس آ گئے ہیں۔ دعائے صحت کی جائے۔

شیخوپورہ، لائل پور، سرگودھا کی جماعتیں فوری توجہ کریں

مولوی ظہور الحسن صاحب کو احمدیہ ٹیریٹوریل کمپنی کی بھرتی کے لئے ان اضلاع میں مقرر کیا گیا ہے۔ ذی اثر احباب اور جماعتیں ان کی پوری پوری امداد کریں۔

خاکسار۔ مرزا شریف احمد

اخبار احمدیہ

فلسطین کے نومبائعین فلسطین کے مندرجہ ذیل اصحاب نے حال میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کی بیعت کی۔ (۱) حضرت السید جمیل محمد احمد عطیۃ المحترم فلسطین (۲) حضرت السید اسعد مصطفیٰ قاسم حبیب فلسطین

درخواست ہائے دعا (۱) میاں محمد لطیف صاحب ابن میاں محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ای۔ اے سی جو ہوائی جہاز کی ٹریننگ لے رہے تھے انہیں انڈین ایئر فورس میں کمیشن کے لئے منتخب کرکے ۷ اگست سے بلا لیا گیا ہے اور اب وہ باتنخواہ کام سیکھ رہے ہیں اس وقت ہندوستان بھر کے ۷۵ نوجوان جو ایکٹنگ پائیلاٹ افیسر کی حیثیت سے ٹریننگ لے رہے ہیں۔ میاں صاحب بھی ان میں سے ایک ہیں۔ ان ٹریننگ لینے والوں میں سے ۲۵ نوجوانوں کو ہندوستان سے باہر بھیج کر ٹرینڈ کرانے کے لئے منتخب کیا گیا ہے۔ میاں صاحب ان میں بھی شامل ہیں۔ اور چند ہی روز تک روانہ ہونے والے ہیں۔ ان کی کامیابی اور خیر و عافیت کے لئے دعا کی جائے (۲) سید جلال الدین صاحب ساکن پٹنہ کی اہلیہ صاحبہ بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ (۳) میر احمد صاحب لائل پوری قادیان کی والدہ صاحبہ شدید بیمار ہیں دعائے صحت کی جائے۔

اعلان بیعت میں صادق علی سابق مرید مولوی حسین علی صاحب نقشبندی ساکن وان بھچراں ضلع میانوالی اعلان کرتا ہوں۔ کہ میں نے سمجھ سوچ کر احمدیت قبول کرلی ہے۔ اور ان کی بیعت سے بیزاری کا اعلان کرتا ہوں۔ مفصل بیان بعد میں شائع ہوگا۔ خاکسار صادق علی بقلم خود

سیکرٹری تبلیغ سرینگر (کشمیر) چونکہ خواجہ حبیب اللہ صاحب سیکرٹری عہدہ تبلیغ جماعت احمدیہ سرینگر کے اہل ثابت نہیں ہوئے۔ لہذا نظارت ہذا کی طرف سے ان کو اس عہدہ سے علیحدہ کرکے جماعت کی طرف سے نئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"مجدد اعظم" میں "مصلح موعود"

(۲)

گزشتہ مضمون میں یہ بیان کیا جاچکا ہے۔ کہ تین کو چار کرنے کا صحیح مفہوم واقعات کی روشنی میں ہم پر کھل جائے۔ تو ہم "مصلح موعود" کو شخص کر سکتے ہیں۔ لہٰذا ضروری ہے۔ کہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندانی حالات پر نظر کی جائے۔ کیونکہ مبایعین اور غیر مبایعین ہر دو کے نزدیک مصلح موعود کا حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذریت ونسل میں ملنا ضروری ہے۔

اگرچہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے مجدد اعظم کے صفحہ ۱۵۹ پر ایک سُرخی "اغلب ہے۔ کہ مصلح موعود روحانی بیٹا ہو" قائم کی۔ لیکن یہ بحث "پیشگوئی کی اصل حقیقت کا علم اللہ کو ہے" کی سُرخی کے ماتحت کی ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ جو کچھ میں نے کہا ہے۔ وُہ محض قیاس اور اجتہاد ہے۔ ممکن ہے۔ کہ یہ اجتہاد اور قیاس صحیح ہو یا غلط۔ اصل بات تو یہ ہے۔ کہ آنے والا موعود جب آئے گا۔ تو خود ہی ان تمام اسرار پر سے پردے اٹھا دے گا۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب اپنے اس اجتہاد پر علے وجہ البصیرت قائم نہیں۔ کہ مصلح موعود حضرت اقدس کی صلبی اولاد سے نہیں اس ساری بحث کی ضرورت انہیں کیوں پیش آئی۔ یہ خود ایک مستقل سوال ہے جس کا جواب مذہبی مباحث میں نہیں بلکہ سلسلہ کے تاریخی مباحث میں ملے گا۔

"مجدد اعظم" کے صفحہ ۱۴۵ پر باب "حضرت مرزا صاحب کی اولاد" میں سُرخی "پہلی بی بی سے اولاد" کے ماتحت لکھا ہے:۔

"حضرت اقدس مرزا صاحب کی اولاد پہلی بی بی سے فقط دو لڑکے تھے۔ سب سے بڑے مرزا سلطان احمد تھے۔ جو ۱۸۵۶ء میں پیدا ہوئے۔ اور ۱۹۳۱ء میں فوت ہوئے۔ دوسرے لڑکے کا نام مرزا فضل احمد تھا۔ جو غالباً ۱۸۶۹ء میں پیدا ہوئے۔ اور ۱۹۰۴ء میں فوت ہو گئے۔"

"مجدد اعظم" صفحہ ۱۹۳ و ۱۹۴ پر حضرت اقدس کا اشتہار مورخہ ۲ مئی ۹۱ء موسومہ "اشتہار نصرت دین وقطع تعلق از اقارب مخالف دین" کا اقتباس درج کیا ہے۔ جس میں مندرجہ ذیل الفاظ خصوصیت سے قابل ملاحظہ ہیں:۔

"میرا بیٹا سلطان احمد نام جو نائب تحصیلدار لاہور میں ہے۔ اور اس کی تائی صاحبہ جنہوں نے اس کو بیٹا بنایا ہوا ہے۔ وُہی اس مخالفت پر آمادہ ہو گئے ہیں۔ ہرچند سلطان احمد کو سمجھایا اور بہت تاکیدی خط لکھے۔ کہ تو اور تیری والدہ اس کام سے الگ ہو جائیں۔ ورنہ تم سے جُدا ہو جاؤں گا۔ چونکہ اس نے دونوں طور کے گناہوں کو اپنے اندر جمع کر لیا ہے اپنے خدا کا تعلق بھی توڑ دیا ہے۔ اور اپنے باپ کا بھی۔ لہٰذا میں آج کی تاریخ سے جو دوسری مئی ۱۸۹۱ء ہے۔ عوام اور خواص پر بذریعہ اشتہار ظاہر کرتا ہوں۔ کہ اگر یہ لوگ اس ارادہ سے باز نہ آئے۔ اور جس شخص کو انہوں نے نکاح کے لئے تجویز کیا ہے۔ رد نہ کیا۔ بلکہ اس شخص کے ساتھ نکاح ہو گیا۔ تو اس نکاح کے دن سے سلطان احمد عاق اور محروم الارث ہو گا۔"

صفحہ ۱۹۶ پر لکھا ہے:۔

"البتہ مرزا فضل احمد صاحب نے جو مرزا سلطان احمد سے چھوٹے آپکے دُوسرے فرزند تھے۔ اس موقعہ پر اپنی بیوی کے لئے طلاق نامہ لکھ کر حضرت اقدس کی خدمت میں بھیج دیا۔ کہ جب چاہیں۔ اسے بھیجدیں۔ مگر آپ نے وُہ طلاق نامہ فضل احمد کی بی بی کو نہ بھیجا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ بی بی کے اثر سے آخرکار فضل احمد بھی پھسل گیا۔ اور دُشمن دین کنبہ سے جا ملا۔"

مندرجہ بالا اقتباسات سے روز روشن کی طرح یہ بات ثابت ہے۔ کہ مرزا سلطان احمد تھے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کی صلبی اولاد سے لیکن اپنے اعمال کی وجہ سے حضور علیہ السلام کی اولاد سے خارج ہو چکے تھے۔ اور حضور علیہ السلام نے اس اخراج کا اعلان بھی فرما دیا تھا۔ بعد میں مرزا فضل احمد صاحب نے بھی دشمنِ دین کنبہ کے ساتھ مل کر اپنے آپ کو خود اپنے بڑے بھائی مرزا سلطان احمد صاحب کے حکم میں داخل کر لیا۔ اس طرح گویا حضور علیہ السلام کی پہلی بی بی سے کوئی اولاد باقی نہ رہی۔ اور یہ حالت صرف مندرجہ بالا اعلانات اور دلائل ہی سے ثابت نہیں۔ بلکہ اللہ جل شانہٗ کا کلام بھی اس کی تصدیق کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے حضور علیہ السلام کی بشارت کے ماتحت پیدا ہونے والی اولاد کے متعلق جو کلام نازل فرمایا ہے۔ وُہ سب حضرت ام المومنین مدظلہا العالی ہی کے بطن مبارک سے ہے۔ اس طرح گویا علیم وخبیر خدا نے بھی اس بات کی تصدیق فرما دی۔ کہ اس وقت تک حضور کی اولاد صرف وُہی ہے۔ جو حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کے بطن مبارک سے ہے۔

ان واقعات پر ایک لمبا عرصہ گزر جاتا ہے۔ ۱۹۰۸ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے محبوب حقیقی کے پاس چلے جاتے ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ مسندِ خلافت پر متمکن ہوتے ہیں۔ ۱۹۱۴ء میں وُہ بھی واصل باللہ ہو کر اپنے امام ومقتدا کے پاس جا پہونچتے ہیں۔ یہ جماعت پر نہایت سخت وقت آتا ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اولوالعزم فرزند ارجمند گرامی دل بند مسند آرائے خلافت ہو کر اللہ تعالےٰ کی پاک جماعت کو سراسیمگی اور پریشانی سے بچا لیتا ہے۔ اس کے ایک عرصہ کے بعد جناب خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب ملازمت سے سبکدوش ہو کر قادیان تشریف لے آتے ہیں۔ انہیں اپنی عمر کا لمبا حصہ ایک خاص طرز پر گزارنے کے بعد عقبیٰ کا خیال آتا ہے۔ اور تحقیق کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ دعاوی کی تصدیق کرتے ہیں۔ لیکن مشکل یہ پیش آجاتی ہے۔ کہ اس وقت حضور علیہ السلام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ ظاہر کرنیوالے لوگ دو گروہوں پر منقسم نظر آتے ہیں۔ اس لئے انہیں اپنا تعلق حضور علیہ السلام کے ساتھ جوڑنے کے لئے یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ تحقیق کریں۔ کہ ان میں سے کونسا گروہ ہے۔ جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کا صحیح معنوں میں حامل ہے۔ آخر مرزا سلطان احمد صاحب نے پوری تحقیق وتفتیش کے بعد اللہ تعالےٰ کے اولوالعزم خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے دستِ مبارک پر بیعت کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر میں دوبارہ جنم لیا۔ اور بہشتی مقبرہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قریب دفن ہوئے سے تصدیق خداوندی بھی اس امر سے متعلق ہو گئی۔ کہ آپ آسمان پر بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرزند ہونے کی حیثیت سے قبول کئے گئے۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

اور اس طرح مصلح موعود کی امتیازی صفت تین کو چار کرنے کی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے وجود سے ظاہر ہوئی۔ کیونکہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کی بیعت قبول فرمائی۔ اور آپ کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تین فرزند چار ہو گئے۔ فالحمد للہ علٰے ذالک۔

کشف میں جو چار پھل دکھائے گئے ان سے مُراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چاروں صاحبزادے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور میاں مبارک احمد صاحب مرحوم ہیں۔ سبز رنگ کا بڑا پھل۔ جو اس جہان کے پھلوں سے مشابہ نہیں۔ وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ہیں۔ جو عمر میں بھی اپنے ان بھائیوں سے بڑے ہیں۔ اور رُتبہ میں بھی۔ اور مصلح موعود ہونے کی وجہ سے آسمانی رُوح کے حامل ہونے کی وجہ سے اس جہان کے پھلوں سے مشابہ نہیں۔

بشیر اول مرحوم کو ان چار پھلوں میں اس لئے شامل نہیں کیا جا سکتا۔ کہ اس نے اپنے باقی بشارتی بھائیوں کے پیدا ہونے سے پہلے ہی وفات پائی اور ان کا اپنے بھائیوں سے اجتماع نہیں ہوا۔ اور کشف بتاتا ہے۔ کہ ان چار پھلوں کا بیک وقت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں

ذاتی امانت کے حسابات

احباب کو معلوم ہوگا۔ کہ اکتوبر ۱۹۳۶ء میں مجلس مشاورت کا ایک خاص اجلاس جو اپنی نوعیت کے لحاظ سے تاریخ سلسلہ میں پہلا اجلاس تھا۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مالی ضروریات پر غور کرنے کے لئے منعقد کیا گیا تھا۔ اس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے منجملہ دیگر فیصلوں کے ایک یہ فیصلہ بھی صادر فرمایا تھا۔ کہ احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ اپنی ذاتی امانتوں کو صدر انجمن احمدیہ قادیان کے خزانہ میں جمع کرائیں۔

یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ ہر دور اندیش آدمی اپنی آمد میں سے کچھ نہ کچھ ضرور پس انداز کرتا ہے۔ اور یہ کوئی معیوب بات نہیں ہے۔ بلکہ ایک پسندیدہ امر ہے۔ اکثر لوگ اپنی مختلف خانگی ضروریات مثلاً بچوں کی تعلیم کے لئے بیاہ شادی کے لئے اور مکان بنانے کے لئے روپیہ جمع کرتے ہیں۔ ایسی رقوم یا تو گھر میں بے کار پڑی رہتی ہیں۔ یا حفاظت کے طور پر کسی بنک یا ڈاکخانہ میں امانتاً رکھی جاتی ہیں۔ پس اگر احباب اپنے اس قسم کے اندوختہ کو بجائے کسی بنک یا ڈاکخانہ میں جمع کرانے کے خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرادیں۔ اور حسب گنجائش اس میں اضافہ بھی کرتے رہیں۔ تو ان کا کچھ نقصان نہیں اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کا فائدہ ہے۔ اس طریق سے ہمارے مرکزی خزانہ میں حضور نے فرمایا۔ "ایک دو لاکھ نہیں ۱۰۔ ۱۵۔ ۲۰ لاکھ روپیہ جمع ہو سکتا ہے" نیز فرمایا۔ "ان لوگوں کو جو روپیہ جمع کرائیں گے کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ وہ جب چاہیں اپنا روپیہ مانگ لیں۔ غرض نہایت سہولت کے ساتھ یہ رقم جمع ہو سکتی ہے بشرطیکہ دوست بے اعتباری اور بے جا شرم کو چھوڑ دیں۔"

پھر حضور نے فرمایا:-

"بے اعتباری کی تو کوئی بات ہی نہیں۔ امانت رکھنے والوں کو اب تک کوئی شکایت پیدا نہیں ہوئی۔ اور شرم کی بھی کوئی بات نہیں۔ سوائے تجارتی روپیہ کے اگر کسی کے پاس دس بیس۔ سو دوسو ہزار روپیہ جمع ہو۔ تو اس کے جمع کرانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ روپے ایسے طور پر رکھے جائیں گے کہ کبھی مطالبہ پر دیر نہ ہو۔ دوست اگر اس پر عمل کریں۔ تو ان کا کچھ بھی حرج نہیں ہوتا۔ لیکن انجمن کو فائدہ پہونچ سکتا ہے۔ لیکن اگر وہ اس کے لئے بھی تیار نہ ہوں۔ جس پر ان کا کچھ خرچ نہیں ہوتا۔ تو پھر ان کے بڑے بڑے دعووں کی کیا حقیقت باقی رہ جاتی ہے۔"

پس احباب کو کلی طور پر اطمینان رکھنا چاہیئے۔ کہ ان کا روپیہ بفضل خدا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں اسی طرح محفوظ رہیگا جس طرح بنک یا ڈاکخانہ میں بلکہ ان کو مفت ثواب حاصل کرنے کا موقعہ میسر آجائے گا۔ اور یقیناً اللہ تعالیٰ ان کے مالوں میں ایسی برکت رکھدیگا جو انہیں ڈاکخانوں یا بنکوں میں جمع کرانے سے ہرگز حاصل نہیں ہوسکتی۔ امانت کا سلسلہ مرکز میں ۱۹۲۶ء سے جاری ہے۔ اور اس وقت تک کوئی ایک مثال بھی ایسی نہیں ہے۔ کہ امانت دار کو روپیہ کے واپس لینے میں کبھی کوئی دقت پیش آئی ہو۔

پس احباب کو چاہیئے۔ کہ وہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت پر عملدرآمد کرتے ہوئے تمام اس روپیہ کو جو ان کے پاس ہو۔ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرائیں۔ اور یقین رکھیں۔ کہ انشاء اللہ ان کو ان کا روپیہ عند الطلب فوراً ادا کیا جایا کرے گا۔

چونکہ یہ ممکن ہے کہ ہمارے بعض ایسے احباب بھی ہوں۔ جن کو یہ علم ہی نہ ہو۔ کہ مرکزی خزانہ میں روپیہ بطور امانت رکھا جاتا ہے۔ اس لئے مقامی عہدہ داروں کو چاہیئے۔ کہ وقتاً فوقتاً احباب کو اس بات سے آگاہ کرتے رہا کریں۔ کہ مرکزی خزانہ میں احباب کا روپیہ بطور امانت رکھا جاتا ہے۔ اس کے متعلق مطبوعہ قواعد دفتر ہذا سے یا دفتر محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ سے مل سکتے ہیں۔ لیکن خلاصہ کے طور پر چند باتیں درج ذیل ہیں:-

(۱) امانت کا حساب کم از کم پانچ روپے سے شروع کیا جاتا ہے:۔

(۲) ہر امانت دار کا حساب الگ رکھا جاتا ہے:۔

(۳) ان حسابات کو مخفی رکھا جاتا ہے اور متعلقہ کارکنوں کو سخت ہدایت ہے کہ وہ کسی کا حساب کسی دوسرے کو نہ بتائیں:۔

(۴) ہر امانت دار کو اس کے حساب کی اطلاع ہر سال ماہ ہجرت (جون) میں کی جاتی ہے:۔

(۵) روپیہ کی واپسی کا خرچ (فیس منی آرڈر وغیرہ) خزانہ برداشت کرتا ہے:۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نزدیک جو اہمیت اس معاملہ کو ہے۔ وہ ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ جو حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت منعقدہ اکتوبر ۱۹۳۶ء میں فرمائے۔ اور جو یہ ہیں:-

"یہ (اپنے اندوختہ کو خزانہ صدر انجمن میں جمع کرنا) بہت معمولی اور چھوٹی سی بات ہے۔ اگر اس مد میں روپیہ جمع نہ ہو تو میں یہ نہیں مانوں گا۔ کہ دوستوں کے پاس روپیہ نہیں۔ بلکہ یہ سمجھوں گا۔ کہ اس طرف توجہ نہیں کی گئی۔"

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے احباب کو شرح صدر عطا فرمائے۔ تاکہ وہ دل کھول کر اس تحریک میں حصہ لیں۔ اور خزانہ صدر انجمن احمدیہ کو ایسی رقوم سے بھرپور کردیں۔

میں اس جگہ ایک دردناک واقعہ کا ذکر کرنے سے رک نہیں سکتا۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ احباب کا ذاتی روپیہ صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں جمع کرانا نہ صرف ثواب کا کام ہے بلکہ ان کے اپنے لئے بھی قرین مصلحت اور مفید ہے۔ وہ المناک واقعہ جس کی طرف میں نے اشارہ کیا ہے یہ ہے۔ کہ ایک دوست نے جو فوت ہو چکے ہیں اپنے روپیہ کی ایک معقول رقم کو بطور Fixed Deposit ایک سال کے لئے ایک فیصدی سالانہ نفع پر لاہور کے ایک بنک میں داخل کیا۔ لیکن اس مدت کے اندر ہی وہ خود قضائے الٰہی سے وفات پاگئے اب بنک یہ روپیہ واپس نہیں دیتا۔ اور دے بھی نہیں سکتا۔ جب تک مرحوم کے ورثا میں سے کوئی ایک شخص عدالت کے ذریعہ مرحوم کی جانشینی کا سرٹیفکیٹ حاصل نہ کرے۔ اس سرٹیفکیٹ کے حصول میں ایک سو روپیہ کے قریب خرچ ہوگا۔ اور معلوم نہیں کہ کتنے عرصہ میں یہ سرٹیفکیٹ تیار ہو کر مل سکے گا۔ حالانکہ اگر یہی روپیہ صدر انجمن کے خزانہ میں ہوتا تو ہمارا محکمہ ضروری تحقیقات کے بعد بہت جلد اس روپیہ کی واپسی کا انتظام کرتا۔ اور اس پر امانت کے روپیہ میں سے ایک پیسہ بھی خرچ نہ آتا:۔

ناظر بیت المال قادیان

طبیہ عجائب گھر قادیان کی تیار کردہ ادویہ کی فہرست مفت طلب فرمائیں۔ (پروپرائیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موجودہ ویدک لٹریچر میں علم ہیئت اور فلاسفی

ایک گذشتہ مضمون میں میں نے سورج اور چاند کے متعلق بتایا تھا۔ کہ ویدک لٹریچر کی رو سے سورج برہماجی کی آنکھوں سے پیدا ہوا۔ اور چاند برہماجی کے دل سے۔ اسی سلسلے میں ملاحظہ ہو شتپتھ براہمن کانڈ ۱۱ صفحہ ۹۷۹ (ترجمہ) پہلے برہماجی اکیلے ہی تھے۔ اس وقت انہوں نے چاہا کہ کچھ پیدا کرنا چاہیئے۔ تب انہوں نے بڑی محنت اور تپسیا کی۔ ان کی محنت اور تپسیا سے تین جہان پیدا ہوئے یعنی زمین۔ آسمان اور جنت اس کے بعد برہماجی نے ان تینوں جہانوں کو تپایا۔ تب ان سے آگ۔ سورج اور ہوا پیدا ہوئے۔"

اب یہ سوال کہ سورج اور آگ میں چمک کب اور کیسے پیدا ہوئی اس کے لئے ملاحظہ ہو شتپتھ براہمن کانڈ ۱۰ صفحہ ۲۴۷ :- (ترجمہ) پہلے آگ میں یہ موجودہ چمک نہیں تھی۔ تب آگ نے چاہا کہ مجھ میں یہ چمک ہونی چاہیئے یہ سوچ کر آگ نے ایک گرہ (سوم رس رکھنے کا برتن) کو دیکھا۔ اور اسے لے لیا۔ پس اس کے لینے سے آگ میں موجودہ چمک آگئی۔ سورج میں موجودہ روشنی اور چمک ہے۔ یہ پہلے اس میں بالکل نہیں تھی۔ تب سورج نے چاہا کہ مجھ میں روشنی اور چمک ہونی چاہیئے تب سورج نے اس گرہ کو دیکھا اور لیا۔ اس کے لینے سے سورج میں موجودہ چمک اور روشنی آگئی۔ چاند کی پیدائش کے متعلق ایک طریق تو بیان ہو چکا ہے اور وہ برہماجی کے دل سے پیدا ہوا۔ اب دوسرا طریق ملاحظہ ہو۔ شتپتھ براہمن کانڈ ۱ صفحہ ۴۶ :-

(ترجمہ) جب اندر دیوتا نے تین سر اور تین موہنہ والے واتر نامی راکشش کو مارا۔ تو اس کا جو موہنہ سوم رس پینے کا تھا۔ اس کا تو بٹیر بن گیا۔ اور جو شراب پینے کا تھا اس سے گھر میں رہنے والی چڑیا بن گئی۔ اور جو اس کا تیسرا موہنہ تھا جس سے وہ سب اشیاء کھایا کرتا تھا اس کا تیتر بن گیا۔ اسطرح کٹ جانے پر بھی واتر نے اندر سے کہا۔ کہ مجھے مارو نہیں۔ میں آپ کا کھانا بن جاتا ہوں۔ اندر نے تسلیم کر لیا۔ اور واتر کے دو ٹکڑے کر ڈالے جو حصہ تو وہ تو کا سوم رس کے پینے سے پرورش پایا ہوا تھا۔ اس کا تو اندر نے چاند بنا دیا۔ اور دوسرے حصے سے ساری مخلوق کو پیٹ لگا دیئے۔

اس حوالے سے چاند کی پیدائش کے علاوہ یہ بھی معلوم ہوا۔ کہ تیتر بٹیر اور گھریلو چڑیا کیسے پیدا ہوئی اور مخلوق کو پیٹ کس نے لگایا۔ اور کیسے لگایا۔

سوامی دیانندجی کو ویدوں اور براہمن نام کی کتابوں اور منوسمرتی سے کافی محبت تھی۔ اور انہی کتب کو انہوں نے بار بار پیش کیا۔ اور ہر قسم کے علم کا خزانہ بتایا۔ ان کتب سے مخلوق کی پیدائش کا طریق بطور نمونہ کے عرض کیا جاتا ہے۔ ملاحظہ ہو۔ یجروید رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۸۲ منتر ۶ :-

(ترجمہ) اس حمل کو پہلے پانی نے اپنے اندر رکھا۔ جس میں ساری مخلوق مضمر تھی۔ وہ حمل ایشور کی ناف سے ذرا سا اوپر موجود تھا۔ یعنی ایشور نے جب مخلوق پیدا کرنے کا ارادہ کیا۔ تو وہ حاملہ ہوا۔ اور اس کا حمل اس کی ناف کے اوپر کی جانب تھا۔ اس کے حمل میں پانی بھی تھا۔

سوکت ۹۰ منتر ۵ :- اس ایشور میں سے یعنی اس کے حمل سے برہما پیدا ہوا۔ اسی برہما کا دوسرا نام ہرنیہ گربھ بھی آتا ہے۔ جس کے لفظی معنے یہ ہیں۔ "سونے کے حمل میں رہنے والا" اس برہما نے حمل سے پیدا ہو کر باقی مخلوق کو یوں پیدا کیا۔ "برہمن اس کے موہنہ سے۔ چھتری اس کے بازوؤں سے۔ ویش اس کے رانوں سے اور شودر اس کے پاؤں سے پیدا ہوا۔ چاند برہما کے دل سے پیدا ہوا۔ سورج اس کی دونوں آنکھوں سے پیدا ہوا۔ روح اور ہوا اس کے کانوں سے پیدا ہوئی۔ آگ برہما کے موہنہ سے پیدا ہوئی۔

منوسمرتی میں یہی طریق تھوڑے سے فرق سے یوں بیان ہوا ہے۔ (منوسمرتی ادھیائے ۱ شلوک ۷-۸-۹-۱۳-۱۴) "وہ ایشور جو کہ دکھائی نہیں دیتا۔ اس نے اپنے جسم سے کئی قسم کی مخلوق کو پیدا کرنے کا ارادہ کیا۔ تب اس نے پہلے پانی پیدا کر کے اس میں سنہری رنگ کا چمکدار انڈا سا یوں رکھا کہ وہ حمل ہی بن گیا۔ اور اس کا آغاز یوں ہوا۔ کہ مخلوق پیدا کرنے کی آرزو کرنے کے بعد ایشور نے اپنا آدھا جسم یعنی اوپر کا حصہ تو مرد جیسا اور نیچے کا آدھا جسم عورت جیسا بنا کر اس نیچے کے حصے میں بیج ڈالا۔ اور حاملہ ہوا۔ اس سنہری اور چمکدار انڈے والے حمل میں برہماجی ایک سال تک رہے۔ اس کے بعد برہما نے خود ہی اس انڈے کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ اور باہر نکل آئے۔ انڈے کے دونو ٹکڑوں سے برہماجی نے زمین آسمان۔ جنت اطراف اور سمندر بنایا۔ اس کے بعد برہماجی نے تپسیا کر کے منوجی کو پیدا کیا" وغیرہ وغیرہ۔

ستاروں کی پیدائش کے متعلق تو عرض کر چکا ہوں۔ مگر ان کی تعداد نہیں بیان کر سکا اب ان کی پیدائش کا دوسرا طریق مع ان کی تعداد کے لکھا جاتا ہے ملاحظہ ہو شتپتھ براہمن کانڈ ۱۰

"پرجاپتی جب مخلوق کو پیدا کر رہے تھے۔ تو اس وقت۔ تو ان کے کسی گناہ کی وجہ سے انہیں موت نے مارنا چاہا۔ تب انہوں نے تپسیا شروع کی۔ تپسیا کرتے وقت ان کے مساموں میں سے روشنیاں نکل کر اوپر کو چلی گئیں۔ وہی یہ ستاروں کے رنگ میں آجکل نظر آرہی ہیں۔ اس لئے یہ بالکل صحیح ہے۔ کہ جتنے ستارے ہیں اتنے ہی مسام ہیں"۔ ماحصل یہ کہ پرجاپتی کے مساموں سے نکلی ہوئی چنگاریاں اوپر جا کر ستارے بن گئیں۔ اس پرجاپتی کو ویدک لٹریچر نے چونکہ انسانی شکل میں (دو آنکھوں والا دو کانوں والا) پیش کیا ہے اس لئے اسی بیان کر دیا کہ جتنے مسام ہیں اتنے ہی ستارے ہیں ایسے اور بھی بہت سے قصے ویدک لٹریچر میں آتے ہیں۔ مگر صرف اسی پر اکتفا کرتے ہوئے ہم عرض کرتے ہیں کہ اس ویدک لٹریچر کے متعلق یہ دعویٰ کرنا کہ ساری دنیا کو علم ہیئت

ایک فرم کو دو ملازموں کی ضرورت

لاہور میں ایک فرم کو دو قابل احمدی اصحاب کی جلد ضرورت ہے۔ جنہیں بطور خزانچی اکونٹنٹ اور مینجر کام کرنا ہوگا۔ جو دوست کاروباری واقفیت رکھتے ہوں۔ اور پانچ پانچ سو روپیہ نقد بطور ضمانت ادا کر سکتے ہوں۔ وہ اپنی درخواستیں مقامی عہدہ داران۔ امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق کے ساتھ نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔ خزانچی اکونٹنٹ کو ۷۵-۵-۳۵ روپے اور مینجر کو ۱۰۰-۵-۴۰ روپے تنخواہ دی جائے گی۔ اور اچھا تسلی بخش کام کرنے کی صورت میں ضمانت کا روپیہ ایک سال کے بعد واپس کر دیا جائیگا۔

ناظر امور خارجہ قادیان

ایک قابل گریجوایٹ کی ضرورت

ایک ایسے ہوشیار و قابل گریجوایٹ کی ضرورت ہے۔ جو انگریزی میں خاص دسترس رکھتے ہوں۔ خواہشمند دوست مقامی عہدیداران کی تصدیق کے ساتھ درخواستیں مع نقول اسناد وغیرہ دفتر ہذا میں جلد بھجوا دیں۔

ناظر امور خارجہ سلسلہ احمدیہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان میں تحریک جدید کا چھٹا سالانہ جلسہ

اہم مطالبات پر مختلف اصحاب کی تقریریں

قادیان ۱۲ ظہور ۱۳۱۹ ہش کل تحریک جدید کا چھٹا سالانہ جلسہ حسب پروگرام ساڑھے آٹھ بجے صبح مسجد اقصیٰ میں جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے ناظر اعلیٰ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم سے جلسہ کا افتتاح کیا گیا۔ اور تحریک جدید کے مطالبات پر مختلف اصحاب نے تقریریں کیں۔ جن کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

شیخ عبد القادر صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ نے مطالبہ نمبر ۱۳-۱۴ پر تقریر کرتے ہوئے بتایا۔ کہ جب متبرک مقامات کی ایک دفعہ زیارت کرنے سے برکات حاصل ہوتی ہیں۔ تو جو لوگ اپنے بچوں کو تعلیم کے لئے قادیان بھیجیں گے۔ وہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ان کے بچے کس قدر برکات سے متمتع ہو سکیں گے۔ پھر جو لوگ مطالبہ ۱۴ کے مطابق میٹرک کے بعد اپنے بچوں کے مستقبل کو شاندار بنانا چاہتے ہوں ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ مرکز میں قائم شدہ کمیٹی سے ان کے متعلق مشورہ حاصل کریں۔ تاکہ کمیٹی جو لائن ان کے لئے مفید سمجھے۔ اسی میں ان کو بھیجنے کا مشورہ دے سکے اس طرح بچے دینی و دنیوی لحاظ سے مفید وجود بن سکیں گے۔

مولوی فخر الدین صاحب ملتانی نے مطالبہ نمبر ۱۰ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا۔ جو لوگ امانت جائداد میں روپیہ جمع کراتے ہیں۔ علاوہ اس فائدہ کے جو سلسلہ کو پہنچتا ہے خود ان کے لئے بھی بڑے فوائد کا موجب ثابت ہوا ہے چنانچہ بہت سے ایسے اصحاب جو اپنے لئے کسی طور سے رقم جمع نہ کر سکتے تھے اس طریق سے ان کو جمع شدہ رقم مل گئی۔ جس سے بعض نے اپنے قرضے ادا کئے۔ بعض تحریک جدید کے چندہ کی ادائیگی یا وصیت کی ادائیگی یا قادیان میں مکان بنانے میں کامیاب ہو گئے۔ پس احباب کو اس میں ضرور حصہ لینا چاہئے۔ مطالبہ نمبر ۱۱ یعنی ریزرو فنڈ پچیس لاکھ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے تحریک کی۔ کہ غیر احمدی شرفاء بھی خدمت اسلام کے لئے چندہ دینے کے لئے تیار ہو سکتے ہیں جن معززین احمدیت کے تعلقات ہوں ان سے اس فنڈ کے لئے رقوم وصول [illegible]

ملک محمد عبد اللہ صاحب نے "اسلامی تمدن کے قیام" پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ تحریک جدید کے مطالبہ کا اصل منشاء یہ ہے کہ اسلامی تمدن قائم کیا جائے۔ پس وہ مطالبات جو اس سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کو ضرور پورا کرنا چاہئے۔

خان صاحب مولوی ذوالفقار علی خان صاحب گوہر نے مطالبات تحریک جدید سے متعلق چند رباعیات سنائیں پھر ایک غیر مسلم صاحب نے جن کا تخلص شاد ہے ایک نظم پڑھی جو ایک گزشتہ وقار عمل کے نظارہ کے متعلق تھی۔

مولوی عبد المنان صاحب عمر ایم۔ اے خلف حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے ان مطالبات کے متعلق تقریر کی۔ جو عورتوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ نیز عورتوں کے حقوق کی طرف توجہ دلائی۔

صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب نے مطالبہ نمبر ۱ یعنی سادہ زندگی اختیار کرنے کے مطالبہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت اسلام جن مصیبتوں میں مبتلا ہے اس کی بہت بڑی وجہ مسلمانوں کا تکلفات میں پڑ جانا۔ فضول خرچیوں کو اختیار کر لینا اور فطری سادگی کو جو اسلام کی اصل تعلیم ہے۔ ترک کر دینا ہے۔ اگر ہم خدمت اسلام کرنا چاہتے ہیں تو اس کا یہی طریق ہے کہ ہم اپنے ہر شعبہ زندگی میں سادگی اختیار کریں۔ اور اگر ہم ایسا نہ کریں گے تو اسلام کے ساتھ زبانی ہمدردی کسی کام نہیں آسکتی۔ ضرورت یہ ہے کہ ہم عملاً اس کے لئے وہ قدم اٹھائیں جس سے اسلام کی خدمت بجا لا سکیں اور اس کا ایک طریق یہ ہے کہ اسلام اور بانی اسلام نے اپنے عمل سے ہمارے لئے سادگی کا جو نمونہ پیش کیا ہے اسے اختیار کریں۔ اس کے بعد

ڈاکٹر منظور احمد صاحب بھیروی نے مطالبات تحریک جدید پر پنجابی نظم سنائی۔ پھر ملک مولا بخش صاحب پنشنر نے مطالبہ نمبر ۸ و ۱۲ پر تقریر کی جس میں صاحب پوزیشن اصحاب کو تبلیغ کے لئے اپنے اوقات پیش کرنے کی طرف توجہ دلائی اور بتایا کہ یوں تو اسلام نے ہر مسلمان کو مبلغ قرار دیا ہے لیکن چونکہ علماء کی نسبت عموماً لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ان کا پیشہ ہے کہ وعظ کریں۔ لہذا ان کی باتیں زیادہ توجہ سے نہیں سنتے۔ اس لئے اگر دیگر صاحب پوزیشن اصحاب تبلیغ کے لئے وقت دیں تو اس کا نتیجہ زیادہ اچھا نکل سکتا ہے۔ اسی طرح پنشن یافتہ لوگ جو چھوٹی سرکاری نوکری سے فارغ ہو چکے ہوں۔ وہ بڑی سرکار یعنی اللہ تعالیٰ کی نوکری بجا لا کر خدا کے حضور بھی اپنے فرض سے سبکدوش ہوں۔ یعنی آنریری طور پر دین کی خدمات سرانجام دیں۔ اس مطالبہ کے متعلق ملک صاحب نے اپنی نظم بھی پڑھی۔

مولوی دل محمد صاحب ہیلاں نے مطالبہ ۹ یعنی مخالفین کے لٹریچر کے جواب شائع کرنے کی اہمیت پیش کرتے ہوئے بتایا کہ مخالفین پر اپنا صحیح نقطہ نگاہ ظاہر کرنے کے ساتھ ان کی غلط فہمیوں کو دور کرنا بھی ضروری ہے اور مطالبہ نمبر ۱۸ کے مطابق قادیان میں مکان بنانے کے دینی و دنیوی فوائد بیان کئے۔

مولوی خلیل احمد صاحب ناصر واقف تحریک جدید نے مطالبہ نمبر ۱۵-۱۶-۱۷ یعنی بیکاروں کو وطن یا ملک سے باہر جا کر کام کرنے اپنے ہاتھ سے کام کرنے اور چھوٹے سے چھوٹا کام کرنے کی تحریک کرتے ہوئے کہا، کہ یہ مطالبات ایسے ہیں۔ کہ کوئی خاص عمر سے تعلق نہیں رکھتے۔ بلکہ بچہ۔ بوڑھا۔ جوان مرد اور عورتیں سب ان کو بجا لا سکتے ہیں۔ ہم اگر تمام دنیا کے قلوب پر فتح پانا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنے قلوب کو قربان کرنا چاہئے تمام دنیا کی عزتوں کو حاصل کرنا چاہتے ہیں تو پہلے اپنی عزت کو خدا کے لئے فدا کرنا چاہئے۔ اور اگر تمام ممالک پر فتح پانا چاہتے ہیں تو پہلے اپنے ملک اور وطن کو قربان کرنا چاہئے یہی ان تینوں مطالبوں کا مدعا اور مقصد ہے۔

مولوی ظہور حسین صاحب نے مطالبات نمبر ۸-۹ پر تقریر کی جس میں (۱) سرکاری ملازموں کو تین تین ماہ کی رخصتوں کے وقف کرنے کی تحریک کی۔ تاکہ ان کو مختلف جہات اور اطراف میں یک وقت لگا کر سال بھر تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھا جا سکے (۲) تعلیم یافتہ نوجوانوں کو اپنی زندگی تین تین سال کے لئے وقف کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور جو لوگ تین ماہ یا تین سال تک وقف کرنے کی رخصت نہیں پا سکتے وہ موسمی تعطیلات کے اوقات یا سالانہ چھٹی کے ایام پیش کریں تاکہ ان کو قریبی مقامات پر تبلیغ کے لئے لگایا جا سکے۔ اس میں زمیندار اصحاب بھی اوقات دے سکتے ہیں جب کہ ان کے فصل بونے یا کاٹنے کا موقعہ نہ ہو۔

چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی۔ اے ایل ایل بی واقف تحریک جدید نے تحریک جدید کے مالی مطالبات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے سال ششم کی رقوم جلد ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔ اس موقع پر چونکہ جلسہ کا مقررہ وقت جو گیارہ بجے تک تھا ختم ہو چکا تھا اس لئے جناب صدر صاحب نے اعلان کیا کہ جو لوگ جانا چاہیں ان کو اجازت ہے اور جو بیٹھنا چاہیں وہ بیٹھے رہیں اس پر کچھ لوگ چلے گئے۔ اور پھر جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال نے مطالبہ ۴-۵-۶ کے متعلق تقریر کی جس میں تبلیغ بیرون ہند تبلیغی سکیم خاص اور تبلیغی سفروں کی اہمیت واضح فرماتے ہوئے ضمناً مقامی تبلیغ کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی۔ ½۱۱ بجے دعا پر جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

کلکتہ ۱۱؍ اگست صدر کانگرس مولانا آزاد نے ایک پریس انٹرویو میں کہا ہے۔ کہ ۸؍ اگست کو وائسرائے نے جو اعلان کیا ہے۔ اس میں کوئی ایسی چیز نہیں جو کانگرس اور حکومت میں سمجھوتہ کی بنا بن سکے۔ اس لئے میں نے وائسرائے کی دعوت کے جواب میں ان کو اطلاع دیدی ہے کہ میں ان سے ملاقات نہیں کرسکتا۔

لنڈن ۱۱؍ اگست برطانوی پریس کی رائے ہے کہ مسولینی اب نہر سویز پر حملہ کی تیاریاں کررہا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی مصر پر بھی۔ اگر یہ حملے کامیاب ہوئے۔ تو برطانیہ کی پوزیشن میں ضعف لازمی ہے۔

البانیہ میں اٹلی کے خلاف شدید بغاوت رونما ہوچکی ہے۔ اطالوی افسر جبری بھرتی چاہتے تھے جسے البانوی برداشت نہیں کرسکتے۔ کئی بار تصادم ہوچکے ہیں۔ ایک سو اطالوی افسر مارے گئے ہیں۔

زیورچ ۱۱؍ اگست سوئیٹزرلینڈ اور جرمنی کے مابین ایک تجارتی معاہدہ پر دستخط ہوگئے ہیں۔

وزیر ہند نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہم نے سلطنت برطانیہ کے دوسرے حصوں میں جو آزادی دی ہے اس کے ہندوستان پر اطلاق کے متعلق اب زیادہ دلیرانہ تجربہ کررہے ہیں جنگ کے دنوں میں ہندوستان کے لئے درجہ نوآبادیات کے متعلق ابتدائی گفت وشنید شروع کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

لاہور ۱۱؍ اگست خاکسار ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت پنجاب کے خلاف سرگرمیاں ۲۵ اگست تک ملتوی رکھی جائیں۔ اس اثناء میں تین نمائندے علامہ مشرقی سے ملینگے

برلن ۱۱؍ اگست ہٹلر کے پرسنل اسسٹنٹ ہر ہس نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ اب وقت آگیا ہے کہ ہم برٹش ایمپائر کو مٹانے کے لئے پوری پوری کوشش کریں۔ حتیٰ کہ اسے ریزہ ریزہ کردیں۔

ٹوکیو ۱۱؍ اگست شنگھائی سے برطانوی افواج کی واپسی کی خبر گذشتہ پرچہ میں آچکی ہے۔ اس کی جگہ برطانوی مفاد کی حفاظت کے لئے امریکن گورنمنٹ نے سات سو سپاہی روانہ کردیئے ہیں جاپان گورنمنٹ نے دھمکی دی ہے کہ اس فوج کو شنگھائی میں ہرگز نہیں اترنے دیا جائے گا۔

لنڈن ۱۱؍ اگست پیٹان گورنمنٹ نے اپنا ہیڈ کوارٹر وشی کی جگہ پیرس میں قائم کرنے کی اجازت طلب کی تھی۔ مگر ہٹلر نے نہیں دی۔

نیویارک ۱۱؍ اگست حکومت برطانیہ نے امریکن گورنمنٹ سے ۱۴ ہزار ٹینک خریدنے کا انتظام کیا ہے جن میں سے ہر ایک ۲۵ سے ۳۰ ٹن تک وزن کا ہے۔

روم ۱۱؍ اگست۔ اٹلی کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ شمالی لینڈ کے ایک اور شہر پر جو ہرار کے رستہ میں ہے انہوں نے قبضہ کرلیا ہے۔

بخارسٹ ۱۱؍ اگست رومانیہ کی حکومت ہنگری اور بلغاریہ کے ساتھ سمجھوتہ پر تیار ہوگئی ہے۔ شاہ کیرول بلغاریہ کے بادشاہ سے مل کر براہ راست تنازعات کا فیصلہ کرنے کے لئے کسی سرحدی مقام کی طرف روانہ ہوگئے ہیں۔

لنڈن ۱۲؍ اگست دارالعوام میں ایک سوال کے جواب میں حکومت کی طرف سے کہا گیا۔ کہ جرمنی کے پاس اس وقت ۷ لاکھ ۸ ہزار ٹرینڈ کاریگر موجود ہیں۔ اور ہمارے پاس صرف ۲۸ ہزار چالیس ہزار کو اس سال ٹریننگ دی جارہی ہے۔

یورپ میں اس وقت جو خطرناک قحط پڑ رہا ہے۔ امریکہ کے سابق پریذیڈنٹ مسٹر ہوور نے کہا ہے کہ اسے دور کرنے کے لئے امریکہ کو فوراً کارروائی کرنی چاہیئے۔

آسٹریلیا کی حکومت نے لڑائی کے جہازوں اور دو سو امدادی جہازوں کے لئے حفاظتی سامان تمام کا تمام تیار کرلیا ہے۔ آسٹریلیا اس وقت نہ صرف اپنی ضروریات کا سامان تیار کرتا ہے۔ بلکہ بہت سا سامان برطانیہ کو بھی بھیج رہا ہے۔

بمبئی ۱۲؍ اگست آج وائسرائے ہند نے مسٹر جناح سے ملاقات کی جو پون گھنٹہ جاری رہی۔ ہندو مہاسبھا کے صدر نے کل وائسرائے سے ملنا تھا۔ مگر اب شاید وہ کوئی اور وقت لیں گے۔

سر سپرو نے آج ایک بیان شائع کرایا ہے کہ ہندوستانیوں کو چاہیئے کہ وائسرائے کے اعلان کے پیش نظر حکومت سے مل کر کام کریں۔ مجھے امید ہے کہ ایگزیکٹو کونسل میں وسعت پورے غور وفکر کے بعد کی جائے گی۔ اور جنگی مشاورتی کمیٹی میں سب پارٹیوں کے نمائندے لئے جائیں گے۔ یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ آئینی سوال کا حل نوآبادیات کی بناء پر ہی ہوسکتا ہے۔ آزادی کی بناء پر نہیں۔ مجھے تو کبھی یہ خیال بھی نہیں آیا۔ کہ انگلستان ہندوستان سے کوئی ایسا سمجھوتہ کرسکتا ہے جس سے اس کے تعلقات اس ملک سے منقطع ہوجائیں

شملہ ۱۲؍ اگست سنٹرل اسمبلی نے جو سٹینڈنگ فنانس کمیٹی مقرر کی تھی۔ اس کا اجلاس ۹؍ ستمبر کو یہاں ہوگا۔ زائد منافع پر ٹیکس کے بل کے سلسلہ میں مرکزی حکومت چاہتی ہے کہ مختلف صوبوں میں بورڈ بنائے جائیں چنانچہ مختلف صوبوں سے کہا گیا ہے کہ بورڈ کے لئے نام پیش کریں۔

لنڈن ۱۲؍ اگست۔ کل صبح سے انگریزی سمندر میں بہت بڑی ہوائی لڑائی ہورہی ہے۔ جو آج صبح بھی جاری رہی۔ اس کے متعلق کوئی سرکاری خبر تو موصول نہیں ہوئی۔ مگر معلوم ہوا ہے کہ دشمن کے طیاروں نے شمال مشرقی کنارے پر حملوں کی ناکام کوشش کی۔ ان میں سے ایک گرا لیا گیا۔ جنوب مشرقی ساحل پر بھی وہ اڑتے دیکھے گئے۔ کئی جگہ بم برسائے۔ مگر کوئی خاص نقصان نہیں کرسکے۔

شنگھائی ۱۲؍ اگست فرانسیسی ہند چینی کے متعلق جاپانی اور فرانسیسی افسروں میں بات چیت شروع ہے۔ جاپان چاہتا ہے کہ وہ فرانسیسی ہند چینی میں فوجی سمندری اور ہوائی اڈے بنالے۔ اسی وجہ سے جاپانی سمندری بیڑہ اور اس کی خشکی کی فوجیں فرانسیسی ہند چینی کے پاس اکٹھی ہورہی ہیں لیکن چنگ کنگ کے سرکاری حلقوں میں کہا جارہا ہے کہ فرانسیسی ہند چینی کے متعلق جو صورت حالات بھی پیدا ہوئی گورنمنٹ اس کا پوری طرح مقابلہ کرے گی۔

دہلی ۱۲؍ اگست مسٹر جناح نے اعلان کیا ہے کہ مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کا جو اجلاس اگلے ہفتہ کو ہونا تھا وہ ابھی نہیں ہوگا

لنڈن ۱۲؍ اگست ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے کہ آج جرمنی کے بارہ ہوائی جہاز برباد کردیئے گئے۔ انہوں نے اپنے بچاؤ کے لئے دھوئیں کے بادل پھیلا دیئے تھے جو چودہ پندرہ میل دور تک پھیل گئے۔

لنڈن ۱۲؍ اگست جبرالٹر پر دشمن کی طرف سے متواتر حملے ہوتے ہیں مگر ان سے کچھ زیادہ نقصان نہیں پہنچا جبرالٹر کی گورنمنٹ نے دشمن سے لڑائی کرنے کی پوری تیاری کررکھی ہے اور اس کی طرف سے مونہہ توڑ جواب دیا جائے گا۔

لنڈن ۱۲؍ اگست اتوار کی ہوائی لڑائی میں جرمنی کے ۶۰ ہوائی جہاز گرائے گئے تھے مگر ڈاکٹر گوئبلز نے اب تک صرف ۱۷ جہازوں کی بربادی تسلیم کی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضرورت معلم

متعلمین دار الصحت کو خدام الاحمدیہ کا مقررہ کورس ختم کرانے کے لئے ایک معلم کی فوری ضرورت ہے۔ ملازمت کے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں جلد از جلد دفتر مرکزیہ میں ارسال فرما دیں۔ درخواستوں میں کم از کم معاوضہ کا جو وہ قبول کرنے کے لئے تیار ہوں۔ ذکر ہونا ضروری ہے ؂

خاکسار مشتاق احمد مہتمم تعلیم
خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

تقرر عہدیداران

(۱) مستری محمد شفیع صاحب کو جماعت احمدیہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ کے لئے سکرٹری مال مقرر کیا جاتا ہے۔

(۲) جماعت سری نگر (کشمیر) کے انتخاب پر آئندہ کے لئے مندرجہ ذیل عہدیداران کے تقرر کی منظوری دی جاتی ہے۔

۱۔ خواجہ غلام نبی صاحب گلگار۔ آڈیٹر
۲۔ مولوی احمد اللہ صاحب سکرٹری مال

ناظر بیت المال

اپنی تمام طبی ضروریات کیلئے
دواخانہ نورالدین رضؓ قادیان
کو یاد رکھیں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا فاروق کے متعلق ارشاد

فرمایا:۔ "فاروق کی قیمت صرف اڑھائی روپیہ سالانہ ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ اڑھائی روپیہ میں اس قسم کے اخبار کا لوگوں کو میسر آ جانا غنیمت ہے"

پس میں جماعت کے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اخبار فاروق کے خریدار بنیں۔ ڈھائی روپیہ سالانہ میں انہیں (ہر ہفتہ) میرا خطبہ بھی مل جائے گا۔ اور خطبہ کے علاوہ اور بہت سے مضامین سے بھی وہ فائدہ اٹھا سکیں گے" (ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ) المعلن خاکسار میر قاسم علی ایڈیٹر اخبار فاروق قادیان ضلع گورداسپور

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت چوہدری حمید اللہ صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی
سب جج بہادر درجہ چہارم پٹھانکوٹ ضلع گورداسپور

دعویٰ ۲۵ء

محمد حفیظا ولد عبد الصمد قوم کشمیری ساکن سوجانپور تحصیل پٹھانکوٹ بنام عزیز محمد وغیرہ دعوے استقرار حق۔

بنام عزیز محمد ولد ظہر مند قوم شیخ ساکن بستی غذاں جالندھر شہر

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمیٰ عزیز محمد مدعا علیہ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام عزیز محمد مدعا علیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہ مذکور تاریخ ۱۰/۹ کو مقام پٹھانکوٹ حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۶/۸ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم — مہر عدالت

دلربابات

بچے بوڑھے تک کہانی خوشی سے سنتے ہیں بعلمون الناس السحر اسی فطرت انسانی کے مطابق تمام مذہبی کتابوں میں افسانے ہیں۔ قرآن شریف بھی احسن القصص ہے جن سینما دیکھنے ناول پڑھنے ریڈیو سننے والوں کو مذہبی کتابیں پڑھنے کی فرصت نہیں انکو کتاب خاتم النبیین نہایت دلچسپ افسانہ کہکر دیدیجئے اس کتاب کو ختم کئے بغیر ہاتھ سے نہیں رکھ سکیں گے۔ اسی وجہ سے احمدی اکابرین اس کتاب کو نہایت موثر تبلیغ کا طریقہ تسلیم کر چکے ہیں کیونکہ یہ کتاب غیر احمدی میں احمدیت کا انجکشن کر دیتی ہے۔ اب اس دلچسپ طریقے سے ہر شخص کو تبلیغ کرنے کی خاطر ساٹھ صفحہ کی کتاب کی قیمت چار روپے کے بجائے ایک روپیہ کر دی ہے۔ تاکہ جس کو تبلیغ کی بالکل فرصت نہیں وہ بھی تبلیغ کے اہم فرائض کو ادا کر سکے
منیجر بک ڈپو مندر عابد عنزل بلیماراں دہلی

محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ)

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ جن کے گھر میں یہ مرض لاحق ہو۔ وہ فوراً حضرت حکیم مولوی نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ طبیب شاہی سرکار جموں وکشمیر کا نسخہ محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ استعمال کریں حضور کے حکم سے یہ دواخانہ ۱۹۱۰ء سے جاری ہے۔ شروع حمل سے اخیر رضاعت تک قیمت فی تولہ سوا روپیہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ تولہ علاوہ محصولڈاک لیا جائے گا۔
عبد الرحمن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان

ضرورت

جنرل سروس کمپنی قادیان کو ایک ایسے نوجوان احمدی اوورسیر کی ضرورت ہے جسے ایک تجربہ کار اوورسیر کی زیر نگرانی تعمیر عمارت کا کام سیکھنا ہوگا۔ دوران تجربہ میں جس کی میعاد کم از کم چھ ماہ ہوگی۔ اخراجات ضروریہ کے لئے پندرہ سے بیس روپیہ ماہوار تک حسب لیاقت الاؤنس دیا جائیگا۔ تجربہ کے بعد مناسب تنخواہ دیجائیگی۔ خواہشمند دوست موقعہ سے فائدہ اٹھائیں
منیجر جنرل سروس کمپنی قادیان (دار الامان)

حفسم

بواسیر خونی ہو یا بادی ہر ایک کیلئے یہ دوا بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ اس دوائی کے استعمال کرنے سے سترہ سالہ پرانے مریضوں کو اللہ تعالیٰ نے شفا بخشی ہے۔

قیمت فی شیشی دو روپے

علاج درد گردہ (مجرب ادویہ)

پیشاب کی ہر مرض کے لئے یہ دوائی اکسیر ہے۔ درد گردہ۔ مثانہ میں پتھری۔ اور پیشاب کے ساتھ خون یا پیپ کا آنا۔ پیشاب کا رک رک کر آنا یہ دوائی استعمال کرنے سے بفضل خدا پتھری پگل کر آسانی سے خارج ہو جاتی ہے

قیمت فی شیشی چار روپیہ آٹھ آنہ للعہ

نوٹ:۔ ہر ایک قسم کے علاج اور تفصیلی حالات ایک آنہ کے ٹکٹ سے دریافت کریں۔

ملنے کا پتہ:۔ دی بنگال ہومیو فارمیسی قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah